کریں۔ نیکی، سادگی اور اخلاص، ان کی فطرت کی وہ نمایاں خوبیاں تھیں۔ جماعت سے کبھی الگ نہیں ہوئیں۔ تہجد التزام سے پڑھتے تھے۔ احباب اور عزیزوں سے اس طرح ملتے تھے کہ اس سے پوری پوری یگانگت ٹپکتی تھی اور تکلف یا مولویانہ پندار نام کو نہیں تھا۔ سب سے بڑھ کر قابل تعریف بات یہ تھی کہ نہایت کم تنخواہ پانے پر بھی ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے تھے کہ جن کے یہ کام آسکیں۔ اور لیسا اوقات اپنے اس پاکیزہ جذبہ کی تسکین کے لئے اس طرح اخفا برتتے تھے کہ ان کے اس عمل پر اعلیٰ درجے کے تصوف کا شبہ ہونے لگتا۔ اول اول پیسہ اخبار کے سلسلہ ادارت میں منسلک رہے، پھر علیگڑھ میں تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے اور اس کے بعد جب جامعہ ملیہ نے علیحدگی اختیار کی تو بقیہ زندگی اس کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ تصنیفات میں تاریخ الامت اور حیات حافظ نے اچھی خاصی مقبولیت حاصل کی۔ کئی تحقیقی مقالے لکھے، جن میں خصوصیت سے وہ مضامین دیکھنے کے لائق ہیں جن میں انہوں نے وراثت و فرائض کی بعض گتھیوں کو سلجھایا ہے۔

قاضی عبدالغفار بلند پایہ اور صاحب طرز ادیب تھے، عموماً لوگ ان کو "لیلےٰ کے خطوط" اور "مجنوں کی ڈائری" کے مصنف کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک ان کی کتاب "نقش فرنگ" کا جواب نہیں۔ افسوس یہ ہے کہ مرحوم اپنے اس رنگ کو قائم نہ رکھ سکے۔ تاہم غنیمت ہے کہ ادبیات و صحافت کی مصروفیات کے باوجود آثار جمال الدین اور آثار ابوالکلام ایسے شاہکاروں کو ترتیب دے سکے۔ مولانا محمد علی کنیٹب کی ذات گرامی ایک مستقل جنبش قلم چاہتی ہے۔ مشرق و مغرب کے خزائن علم کھنگالے ہوئے، انگریزی پر وہ عبور کہ کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر بات بات میں اسلام اور اسکی محبت و عشق کے فسانے آزاد خیالی اور روشن ضمیری کے ساتھ تدین کا یہ نبھاؤ ہم نے صرف ان میں دیکھا ہے اور رشک کیا ہے۔ مصلحت کوشی و مصلحت بینی کے بالکل قائل نہیں تھے، جس بات کو غلط سمجھتے تھے پورے زور سے لومتہ لائم کی پروا کئے بغیر اس کی تردید پر آمادہ ہو جاتے تھے اور اس کی خاطر اپنے بڑے سے بڑے مفادات کو خطرہ میں ڈال دیتے تھے۔ مشترکہ ہندوستان کی ہر اس تحریک میں دلیرانہ شریک رہے جس سے انگریز کے استعمار پر زد پڑتی تھی۔ زندگی میں لاکھوں روپے کمائے اور لاکھوں خدا کی راہ میں خرچ کئے۔ آہ اب ایسے لوگ کہاں۔

مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی اہلحدیث کے نامور علماء میں تھے۔ ان کی پوری زندگی کتاب و سنت کی اشاعت میں گذری۔ نہایت محققانہ کتابیں لکھیں اور مخالفین اسلام کو شافی جوابات دیئے۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ سے ان کی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ اس بارے میں ادنیٰ گستاخی کو گوارا نہیں کرتے تھے۔ کچھ لوگ ان کی اس عادت سے واقف تھے۔ اسلئے عمداً حضرت امام کا تذکرہ چھیڑ دیتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مولینا ان کے مناقب و فضائل ان کے زہد و تقویٰ اور فقہ و اجتہاد کی بے نظیر صلاحیتوں پر ایک اچھی خاصی تقریر کر ڈالتے بلکہ اوقات فرط عقیدت سے آبدیدہ ہو جاتے اور کہتے کہ افسوس لوگوں نے ان کے مرتبہ کو نہیں پہچانا۔ پروفیسر عبدالقادر مدتوں اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ تاریخ اسلامی کا خصوصی ذوق رکھتے تھے، ملنے جلنے میں نہایت مخلص اور متواضع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے اور اعزہ و اقارب کو صبر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین